فون نمبر ۴۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۶ احسان ۱۳۴۵ھش ۶ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲۶ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جائے

جب تک انسان اس حالت کو نہ پہنچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا

"مفسر کہتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے مگر موت روحانی مراد ہے اور یہ ظاہری بات ہے کہ اس کا مقصود بالذّات کیا ہے جس کی تلاش کرنے کے لئے یہاں ایماء اور اشارہ ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ وہ روحانی موت ہو یا تمہاری زندگی خدا تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف ہو۔ مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جائے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دُور ہو کر ایمان میں ایک لذّت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے ایمان کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں آجائے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا بلکہ اب تو نیا ملک، نئی زمین، نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔" (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

اخبار احمدیہ

ہ۔ ربوہ ۲۵ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ہ۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو انشاء اللہ عنقریب ہدیہ احباب کیا جائے گا۔

ہ۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد مطلع فرماتے ہیں۔ کہ محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری جو کہ سلسلہ کے بہت مخلص کارکن ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۲ جولائی کو عید میلاد النبی ہوگی جماعت احمدیہ اس موقعہ پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی جماعت ہائے احمدیہ اس دن حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایان جلسے منعقد کریں۔ جلسوں میں سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے۔ تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنحضرتؐ کی سیرۃ طیبہ اور اخلاق عالیہ سے واقف ہوں۔ یہ دن پوری شان سے منایا جائے۔ اور رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب کے لئے

ضروری اعلان

عطیہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کو سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے زیر آرڈر SRO. 260 (K) 66 مجریہ گزٹ آف پاکستان مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء کی دفعہ 15D کے ماتحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جو احباب ۳۰ جون ۱۹۶۶ء سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دیں گے۔ انکو اسی سال میں ہی Tax Exemption مل جائیگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات ۳۰ جون ۱۹۶۶ء سے قبل ادا فرما کر اس رعایت سے استفادہ حاصل فرمائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۶۶ء

عرب احمدیوں کا خود کفیل احمدیہ مشن

اسرائیل میں ایک ہزار عرب احمدی ہیں

اخبارات میں شائع شدہ قومی اسمبلی کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ میاں عبدالحق نے ایک سوال میں پوچھا کہ اسرائیل میں احمدیہ مشن جو حال ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کی مالی امداد کون دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل میں حال میں کوئی احمدیہ مشن نہیں کھولا گیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۲۸ء میں کئی ایک جگہ احمدیہ مراکز قائم کئے گئے تھے جن کا مقصد اسلام کے خلاف عیسائی اور یہودی جارحانہ پروپیگنڈا کا دفاع تھا اور ان احمدیہ مشنوں میں سارا کام مقامی احمدی عرب ہی کرتے تھے۔ اور مراکز کی باگ ڈور بھی عربوں کے ہاتھ ہی میں تھی۔ البتہ ان کی راہ نمائی کے لئے قادیان واقعہ موجودہ بھارت سے احمدی مبلغین بھی بھجوائے جاتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک مرکز نے اتنی ترقی کر لی۔ کہ وہاں ایک مسجد ایک سکول اور مشن ہاؤس کی عمارتیں تعمیر ہو گئیں۔ نیز ایک لائبریری اور ایک بک ڈپو بھی کھولا گیا۔ الغرض ۱۹۳۹ء تک یہ مراکز مالی لحاظ سے آپ اپنی مدد کے قابل ہو گئے۔ اور ان کی یہ حیثیت ابھی تک برقرار ہے۔

یہ سب کچھ پاکستان اور اسرائیل کے معرض وجود میں آنے سے پہلے ہو چکا تھا۔ پاکستان کا قیام ۱۹۴۷ء میں ہوا اور اسرائیل ۱۹۴۸ء میں معرض وجود میں آیا۔ اور جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ فلسطین میں احمدیہ مشن موجودہ پوزیشن ۱۹۳۹ء تک حاصل کر چکا تھا۔ جب فلسطین کا بٹوارا ہوا اور اسرائیل کا قیام ایک جداگانہ ریاست کی صورت میں عمل میں آیا۔ تو اس وقت سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے ایک درد بھرے پیغام کے ذریعہ سارے عالم اسلام کو عموماً اور پاکستان کے مسلمانوں کو خصوصاً بیدار کرنے کی کوشش کی تاکہ سب مسلمان مل کر اسرائیل کو ختم کرنے کی کوشش کریں چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"ارض مقدس حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی ہے۔ اور پیشگوئیوں کے مطابق ہمیشہ انہی کی رہے گی۔ اس پر یہودیوں کا قبضہ عارضی ہے۔ اس لئے آؤ ہم سب مل کر کوشش کریں کہ یہ قبضہ جلد سے جلد ختم ہو جائے"

بدقسمتی سے اس وقت یہ مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ اور عرب مسلمان مجبور ہو گئے۔ کہ اپنا وطن چھوڑ کر ملحقہ ممالک میں پناہ لیں۔ احمدی عرب بھی دوسرے عربوں کی طرح مصائب کی اس چکی میں پیسے گئے۔ اور ان میں سے بعض حالات سے مجبور ہو کر دوسرے ہزاروں ہزار عرب مسلمانوں کی طرح اسرائیل ہی میں رہ گئے۔ اس طرح جو عرب احمدی اسرائیل میں رہ گئے۔ وہی اب جماعت احمدیہ ہیں۔ ان کی زندگی دکھ بھری ہے اور ان کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔ اسرائیل میں رہ گئے باقی عرب مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ ہے۔

موجودہ اسرائیل میں جو عرب احمدیوں کی جماعت ہے۔ اس کو باہر سے امداد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ خود کفیل ہیں اور وہاں احمدی مراکز کی مالی ضروریات مقامی احمدی عربوں کے چندہ سے پوری ہوتی ہیں۔ اور انہیں کسی بیرونی مالی امداد کی قطعاً ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے روز سے آج تک پاکستان سے انہیں ایک پیسہ کی امداد بھی نہیں دی گئی بلکہ ۲۵ سال سے نہ صرف ہم سے بلکہ ہمارے کسی بیرونی مرکز سے بھی انہیں کوئی مدد نہیں دی گئی۔ پاکستان سے تو مالی امداد دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ملکی قوانین مانع ہیں۔ یہ سوال کہ اسرائیل میں احمدی مراکز کا ذکر ہمارے بیرونی مراکز کی سرفہرست میں کیوں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مراکز ہم ہی نے قائم کئے تھے۔

اسرائیل میں باقی عرب مسلمانوں کی طرح عرب احمدی مسلمان بھی نہایت بے لطف زندگی گزار رہے ہیں۔ اور اس روز کے منتظر ہیں۔ جب عرب مسلمان جن کو اپنے گھروں سے نکالا گیا ہے واپس اپنے گھروں کو لوٹ آئیں۔ اقوام متحدہ کا ایک ریزولیوشن اس کا ضامن ہے۔ اسرائیل میں عرب مسلمانوں کی موجودہ حالت ویسی ہی ہے۔ جیسی مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں کی حالت ہے اور کشمیریوں کی طرح بے بس ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنی نجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہماری ہمدردیاں ضرور ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ❊

ایک مخلص دوست کا خط

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے لئے وعدہ میں نمایاں اضافہ

سیدنا حضرت فضل عمر مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احسانات کے نتیجہ میں احباب جماعت کے قلوب میں جو جذبات تشکر موجزن ہیں۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ احباب حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یادگار تحریک "فضل عمر فاؤنڈیشن" میں اپنی پیشکشوں میں بار بار اضافہ کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتے ہیں۔ اور اس توفیق کو اللہ تعالےٰ کا فضل یقین کرتے ہیں جو امر واقعہ ہے۔ ذیل میں اس کے نمونہ کے لئے ایک خط کی نقل دی جاتی ہے۔

یہ خط مکرم و محترم ڈاکٹر احسان الحق صاحب M.B.B.S Balkassar
پ۔ او۔ Chakwall کی طرف سے ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب محترم اور ان کے خاندان کو اپنے عظیم فضلوں کا وارث بنائے آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مکرمی سیکرٹری صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے گزشتہ ماہ کے شروع میں آپ کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں چندہ کا ایک ہزار روپیہ کا وعدہ بمعہ ایک ہزار روپیہ کے چیک کے بھجوایا تھا۔ آپ نے خط کے ذریعہ اس رقم کی رسید بھی مجھے بھجوائی تھی جزاکم اللہ مجھے حال ہی بھی خدا کے فضل سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ میں اپنے وعدہ کو ہزار روپے سے بڑھا کر تین ہزار روپے کر دوں۔ سو براہ مہربانی میرے وعدہ کو تین ہزار روپے کر دیں۔ جس میں سے ایک ہزار روپیہ کی رقم تو میں ادا کر چکا ہوں۔ باقی دو ہزار روپے کی رقم انشاء اللہ آئندہ دو سالوں میں ادا کر دوں گا۔ بفضل خدا

براہ کرم اگر آپ کی رسید بک تیار ہو چکی ہے۔ تو مجھے ہزار روپے کی ادائیگی کی رسید بھجوا دیں تاکہ انکم ٹیکس کے محکمہ کو بوقت ضرورت دکھائی جا سکے۔ والسلام

خاکسار:۔ احسان الحق

ہمیشہ یاد رکھیے

•- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

•- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

•- اسے ہمیشہ یاد رکھئے (مینیجر الفضل ربوہ)

فضائل القرآن

حضرتِ طالوت کے حالات قرآنِ حکیم کی روشنی میں

تابوتِ سکینہ

(محترم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

اسرائیل کی تاریخ کا ایک خونچکاں باب مدیانیوں اور فلسطیوں کے حملہ کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس زمانہ میں بنی اسرائیل کی حالت اس درجہ ناگفتہ بہ ہوگئی تھی کہ عہد کا صندوق جس میں الواحِ تورات اور حضرت موسٰی وہارون علیہما السلام کے زمانہ کے تبرکات تھے۔ وہ بھی دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔

عہد کا صندوق جب نکالا جاتا تو بنی اسرائیل کے اندر غیر معمولی جوشِ فدائیت اور جاں نثاری کا والہانہ جذبہ بیدار ہو جاتا۔ اس طرح کُمک فوج کی طرح تابوتِ سکینہ فتح ونصرت اور تائیدِ ایزدی کا نشان تھا لیکن آج بنی اسرائیل کی سرکشی اس درجہ بڑھ چکی تھی کہ فتح وظفر کا یہ نشان بھی دشمنوں کے گھر کی زینت تھا۔ ان حالات میں بنی اسرائیل اپنے پیغمبر کے پاس گئے بادلِ بریاں اور بچشمِ گریاں درخواست کی کہ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کر دیں۔ سموئیل نبی نے طالوت یعنی ساؤل کو ممسوح کیا اور بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کر دیا۔ بنی اسرائیل اس انتخاب کے لئے تیار نہ تھے۔ ان کے اعتراض کرنے پر بتایا گیا کہ یہ انتخاب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ طالوت کی حکومت کا ثبوت یہ ہے کہ تم تابوت کو پا لوگے جسے ملائکہ اٹھاتے ہیں جس میں آلِ موسٰی وہارون کے تبرکات ہیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ فلسطی جہاں بھی تابوت کو لے جاتے کوئی نہ کوئی غیر معمولی بات ہوتی۔ یا عذاب نازل ہوتا فلسطیہ میں طاعون نے اپنا دامن پھیلا دیا بنی اسرائیل کے دشمن نہایت درجہ خائف ہوگئے کہ پے در پے عذابات کی وجہ تابوتِ سکینہ کا غصب ہے۔ انہوں نے چار و ناچار صندوق کو ایک بیل گاڑی پر لادا۔ بنی اسرائیل کی سرحد پر لا کر بیلوں کو آگے ہنکا دیا۔ اس طرح تابوت بنی اسرائیل کے پاس آ گیا ساؤل یعنی طالوت اسے اپنے لشکر میں لے آئے۔ ساؤل کی قیادت میں بنی اسرائیل میں صلاحیت پیدا ہونے کے بعد اب وہ پھر فتح وظفر کا نشان بن گیا۔ قرآنِ حکیم میں ہے کہ تابوت کی واپسی طالوت کی حکومتِ الٰہیہ کی ایک علامت ہے۔ بائیبل میں ہے کہ طالوت سے بہت پہلے تابوت واپس ہو چکا تھا۔

ایک عالمِ اسرائیل ابراہیم جگیر نے اپنی کتاب "یہودیت اور اسلام" میں اعتراض کیا ہے کہ تابوت کی واپسی کا ساؤل کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ساؤل سے پہلے ہی وہ واپس ہو چکا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی تاریخ سے نبی عرب (صلے اللہ علیہ وسلم) کچھ زیادہ واقف نہیں تھے بلکہ سُنی سُنائی باتوں پر سارا مدار تھا۔ اسی کا نتیجہ یہ تاریخی غلطی ہے۔[1]

ابراہیم جیگر نے آج سے سو سال پہلے یہ کتاب لکھی تھی۔ ایک صدی کی تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ سموئیل کی کتاب میں (جس میں ساؤل یعنی طالوت کے حالات درج ہیں) دو مختلف روایات کو سمویا گیا ہے۔ ایک کہانی ساؤل کی بادشاہت کے حق میں ہے۔ اس کی سلطنت کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بنایا گیا۔ دوسری کہانی میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے ردّ کر دیا۔ بادشاہت کا استحقاق چھین لیا۔ ایک بدرُوح اس پر مسلط ہو گئی۔ بالآخر اس نے خودکشی کر لی۔ سموئیل نبی کی اصل کتاب میں پہلی روایت تھی۔ داؤد اور ساؤل کے سیاسی اختلافات کو اُچھالنے والوں نے دوسری کہانی مشہور کر دی۔ اسکے بعد کتاب سموئیل کو دوبارہ مرتب کی گئی۔ اب دونوں روایتوں کو ایک کہانی کی شکل دے دی گئی۔ عصرِ حاضر کے ناقدینِ بائیبل بھانپ گئے کہ اس طرح جوڑ توڑ کیا گیا ہے۔ کتاب کے پس منظر میں دو کہانیاں چل رہی ہیں۔ ایک ساؤل کے حق میں اور دوسری اس کے خلاف۔ قرآنِ حکیم نے صحیح کہانی اور حقیقی واقعہ کی طرف راہنمائی کی ہے۔ یہ جائے اعتراض نہیں بلکہ قرآن کا کمال ہے اور تورات کا نقص۔ فرمایا تلکَ اٰیٰتُ اللہ نتلوھا علیک بالحق۔

ہم اس سے قبل ثابت کر چکے ہیں کہ تابوتِ سکینہ کی واپسی طالوت کی حکومتِ الٰہیہ کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ اس باب کو یہاں سے اٹھا کر ساؤل کے زمانہ سے پیشتر کے واقعات میں رکھ دیا گیا۔ بایں ہمہ ایک جگہ ذکر موجود رہ گیا۔ لکھا ہے کہ ساؤل کے زمانہ میں عہد کا صندوق بنی اسرائیل کے ہمراہ تھا۔ وہ بدستور فتح وظفر کا نشان تھا (سموئیل ۱ ۱۴/۱۷ تا ۲۱) یہ حوالہ قرآنی صداقت کی منہ بولتی گواہی ہے۔ ساؤل کی وفات کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ زخمی ہونے کی حالت میں زندگی سے مایوس ہو کر اپنی تلوار پر گر کر مر گیا۔ (سموئیل ۱ ۳۱/۵)۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک عمالیقی نے ساؤل کو شہید کر دیا۔ حضرت داؤد نے "خداوند کے ممسوح" کو ہلاک کرنے کی سزا میں قاتل کو موت کی نیند سلا دیا (سموئیل ۲ ۱/۱۴) پیکس بائیبل کومنٹری میں تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ اختلاف دو مختلف قسم روایات کو یکجائی طور پر پیش کرنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ کتاب کی ترتیب نو کے وقت اس قسم کے اضافے ہوئے۔ (صفحہ ۲۸۶)

اس میں کلام نہیں حضرت داؤد علیہ السلام اور ساؤل میں سیاسی اختلافات موجود تھے۔ ساؤل کی بیٹی حضرت داؤد کے گھر میں تھی۔ حضرت داؤد کا دل ان تعصبات سے پاک تھا جس کا مظاہرہ کتاب سموئیل کے مرتبین نے بعد میں کیا۔

حضرت ساؤل کی وفات پر حضرت داؤد اس کے قاتل سے مخاطب ہیں:۔

تُو خداوند کے ممسوح کو ہلاک کرنے کے لئے اس پر ہاتھ چلانے سے کیوں نہ ڈرا؟

قاتل کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد داؤد نے کہا:۔

"تیرا خُون تیرے ہی سر پر ہو کیونکہ تُو ہی نے اپنے مُنہ سے آپ اپنے اوپر گواہی دی اور کہا کہ مَیں نے خداوند کے ممسوح کو جان سے مارا۔"

پھر لکھا ہے کہ

داؤد نے ساؤل اور اسکے بیٹے پر اس مرثیہ کے ساتھ ماتم کیا۔ اور فوج یہوداہ کو بھی یہ ماتمی گیت سکھایا گیا۔

"اے اسرائیل! تیرے ہی اُونچے مقاموں پر تیرا فخر مارا گیا۔ ہائے زبردست کیسے کھیت آئے؟ یہ جات میں نہ بتانا۔ اسقلون کے کوچوں میں اس کی خبر نہ کرنا۔ مبادا فلسطیوں کی بیٹیاں خوش ہوں ایسا نہ ہو کہ نامختونوں کی بیٹیاں فخر کریں۔

ساؤل اور (اس کا بیٹا) یُونتن اپنے جیتے جی عزیز اور دل پسند تھے۔ وہ اپنی موت کے وقت (ان صفات سے) الگ نہ ہوئے۔ وہ عقابوں سے تیز اور شیر ببروں سے زور آور تھے۔ اے اسرائیل کی بیٹیو ساؤل پر روؤ۔"

(سموئیل ۲ باب اوّل)

یہ مرثیہ بتاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ساؤل کے مقام اور مرتبہ سے بخوبی واقف تھے۔ وہ ساؤل کو "خداوند کا ممسوح" کہتے ہیں اور صفاتِ حسنہ کا مالک۔ بعد کے کاہنوں نے ساؤل کی اس تصویر کو مسخ کر دیا جو کتابِ مقدس میں پیش کی گئی تھی۔ اب اس بگڑی ہوئی تصویر کو دیکھ کر علمائے اسرائیل قرآنِ حکیم پر اعتراض کرتے ہیں ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

ساؤل کی عظیم شخصیت کے متعلق بائیبل کے دوگونہ بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کمن سائز بائیبل کومنٹری میں لکھا ہے:۔

"کتابِ سموئیل کی روایاتِ مختلفہ کو دیکھتے ہوئے ان کے حل کی

1- Judism and Islam by Abraham Geiger P. 143-144

یہی صورت رہ جاتی ہے۔ اس کتاب میں دو تاریخی ماخذوں کو یکجا کر دیا گیا۔ ایک قدیم ماخذ ہے اور دوسرا بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے"۔
(صفحہ ۴۲۱)

پیکس کومنٹری کے جدید ایڈیشن میں لکھا ہے:۔
ساؤل کے حالات دو مختلف کہانیوں کو سمو کر پیش کئے گئے ایک میں بادشاہت کی مخالفت کا جذبہ کار فرما ہے۔ دوسری میں موافقت۔ پھر ان دو کہانیوں کو یکجا کرنے والوں نے بھی اضافے کئے۔
(265a و 276a)

تحملہ الملائکہ کا مفہوم

یہاں ضمناً یہ بتانا بھی مناسب ہے کہ "ملائکہ تابوتِ سکینہ کو اٹھاتے ہیں" اس کا کیا مفہوم ہے؟

عہد کے صندوق کے متعلق تورات میں یہ وضاحت موجود ہے کہ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا نشان اور ملائکۃ اللہ کے نزول کا مہبط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تابوت پر دو کروبی بنائے جاتے جو کہ آمنے سامنے ایستادہ ہوتے تھے جن کے پروں کے نیچے تابوت رکھا جاتا گویا وہ اپنے پنجوں کے ذریعہ تابوت کو اٹھائے ہوئے پرافشاں ہیں۔
(خروج $\frac{۲۵}{۱۸ تا ۲۲}$)

پھر تابوت کو اٹھانے کے لئے لاوی فرقہ کے مقدسین مقرر تھے جو کہ ملائکہ صفت انسان اور ان کے قائم مقام تھے۔
(سلاطین ۱ $\frac{۸}{۳}$ یشوع $\frac{۳}{۳}$، $\frac{۸}{۳۳}$)

انہی وجوہ کی بنا پر بائیبل میں لکھا ہے کہ اسے ملائکہ اٹھاتے ہیں۔ تابوت کا نام ہے۔
کروبیوں کے اوپر بیٹھنے والا رب الافواج کا عہد کا صندوق۔
(سموئیل ۱ $\frac{۴}{۴}$ سموئیل ۲ $\frac{۶}{۲}$)

تابوت کو مظہر خدا سمجھا جاتا تھا لکھا ہے:۔
خدا کا صندوق جو کروبیوں پر بیٹھنے والا اور (مظہر) خداوند ہے اور اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ (تواریخ ۱ $\frac{۱۳}{۶}$)

زبور داؤد میں تابوت کو اسرائیل کا چرواہا بھی کہا گیا۔
اے اسرائیل کے چرواہے، تو جو کروبیوں پر بیٹھتا ہے جلوہ گر ہو اور ہمیں بچانے کو آ۔ (زبور $\frac{۸۰}{۱}$)

تورات میں لکھا ہے کہ تابوت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا مقام اور الہام گاہ ہے۔
وہ عہدنامہ جو میں تجھے دوں گا۔ اسے اس صندوق کے اندر رکھنا وہاں میں تجھ سے ملا کروں گا۔ اور اس سرپوش کے اوپر سے اور کروبیوں کے بیچ میں سے ... تجھ سے بات چیت کیا کروں گا۔
(خروج $\frac{۲۵}{۲۲}$)

مومنوں کے قلوب کے تاریک تابوت سکینہ سے وابستہ تھے عالمِ مثال میں اسے فرشتے اٹھاتے زمین پر ایسے صالحین اٹھایا کرتے جو کہ ملائکہ کے قائمقام تھے اس لئے "تحملہ الملائکہ" کی اصطلاح تابوت کے لئے قرآن حکیم اور بائیبل میں آئی ہے۔ پھر یہ لطیف نکتہ بھی مدِّ نظر رہے کہ تابوت قلبِ مومن کی ایک مثالی صورت ہے۔ شریعت موسوی میں اس قسم کی مثالی صورتیں بہت سی پیش کی گئیں۔ مومن کا دل مہبط انوارِ الٰہی اور خدا تعالیٰ کی الہام گاہ ہے۔ اسے فرشتے اپنے پروں کے نیچے اٹھائے رہتے ہیں۔ وہ شریعت اور طریقت کے آثار کا حامل اور نبوت اور امامت کے انوار کا مہبط ہے۔ اس لئے اسے تابوت کی صورت میں پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے وہ سکینت پکڑتا ہے اور اس طرح وہ تابوت سکینہ بن جاتا ہے۔

شریعت موسوی میں قلب مومن کو تابوت کی مثالی صورت دی گئی۔ قرآن حکیم میں بھی تابوتِ سکینہ کے ذکر سے ظاہری اور باطنی دونوں معنے مراد ہیں۔

حضرت امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں کہ تابوت کیا تھا؟
لکڑی تراش کر ایک چیز بنائی گئی تھی جس میں حکمت رکھی تھی۔

پھر لکھتے ہیں:۔
"کہا گیا ہے کہ تابوت عبارت ہے دل اور سکینہ اور اس علم سے جو اس میں تھا۔ قلب یعنی دل کو علم کا تابوت برتن اور صندوق کہا گیا ہے۔ دل کو تابوت کہنے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے حضرت ابن مسعودؓ کے متعلق فرمایا "تھیلا جو علم سے معمور ہے"۔

ان مضامین سے ثابت ہے کہ حضرت طالوت کے متعلق قرآن حکیم نے حق اور حکمت کو پیش کیا۔ بائیبل کی تاریخی غلطیاں واضح ہیں +

وفاتِ مسیح پر ایک حوالہ

(مکرم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب ایم۔ اے پشاور)

امتِ محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر ہوا ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے خطبہ سے حضرت عمرؓ کو ہرگز تشفی نہ ہوتی جس کا حال تاریخ و سیر کی کتابوں میں صراحت سے لکھا گیا ہے۔

ان کے بعد امت کے متعدد علماء اور اولیاء نے وفاتِ مسیح کا صراحتاً اور کنایتاً اقرار کیا تاہم کہ بعض اہل کتاب علماء کے زیر اثر مسلمانوں میں رفع عیسیٰؑ کا مسیحی عقیدہ رواج پا گیا اور عیسائی مبلغین کے لئے الوہیتِ مسیح کو ثابت کرنا خود مسلمانوں کے اس نو ایجاد کردہ عقیدہ کی بدولت ممکن ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رفع عیسیٰ کے اس عقیدے کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی اور "رفع" کے معنی رفع جسمانی نہیں بلکہ رفع روحانی کئے جس پر انہیں کافر و دجال ٹھہرایا گیا (نعوذ باللہ) اور انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کے لئے فتوے جاری کئے گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) حالانکہ رفع روحانی کا یہ عقیدہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کا نیا عقیدہ نہیں تھا۔ امتِ محمدیہ کے نہایت ہی قابلِ احترام بزرگ بھی اسی عقیدہ کے قائل تھے جن کو یہ مکفرین اب بھی سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں اور جن کی غلامی کا دعوے کرتے کرتے ان کی زبانیں نہیں تھکتیں۔

حضرت داتا گنج بخش (سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ) بھی ان قابلِ احترام بزرگوں میں شامل ہیں جن کا عرس ہر سال لاہور میں منایا جاتا ہے اور جن کی وجہ سے لاہور کا نام ہی داتا کی نگری پڑ گیا ہے اور جن کے خوانِ علم و معرفت سے حضرت سلطان الہند خواجہ اجمیری اور حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہما جیسے صاحبانِ مرتبت فیضیاب و متمتع ہوئے۔

حضرت داتا صاحب کی مشہور کتاب کشف المحجوب ہے۔ سلوک و تصوف کا کوئی طالب علم ایسا نہیں ہوگا جس نے یہ کتاب نہ پڑھی ہو۔ سالکانِ طریقت اور واقفانِ حقیقت میں یہ کتاب یکساں طور پر مقبول ہے اور "ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما" گنی جاتی ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ جناب عبد الرحمٰن طارق صاحب بی۔ اے نے کیا ہے اور اسے مدنی کتب خانہ چوک گنپت روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے ۱۴ ویں باب میں صوفیاء کے مختلف فرقوں کے مذاہب میں اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ چنانچہ حلولیہ فرقے کے متعلق بحث کے دوران ایک فصل "روح کا بیان حسب کتاب و سنت" کے عنوان سے قائم کی گئی ہے جس میں حضرت داتا صاحبؒ فرماتے ہیں:۔

"........ پس ثابت ہوا کہ روح ایک لطیف اور غیر مادی جسم ہوتا ہے جو خدا کے حکم سے جسم میں ایک عرصہ کے لئے آتا ہے اور پھر اسی کے حکم سے واپس چلا جاتا ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات آدمؑ صفی اللہ اور یوسفؑ صدیق اور موسیٰؑ کلیم اللہ اور ہارونؑ حلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ اور ابراہیمؑ خلیل اللہ کو آسمانوں میں دیکھا۔ تو اس سے ثابت ہے کہ وہ لازمی طور پر ان کی روحیں ہی تھیں"۔
(کشف المحجوب اردو صفحہ ۲۴۰-۲۴۱)

اس حوالہ سے اگر ایک طرف رسول کریمؐ کے معراج روحانی کے عقیدے کا اثبات ہوتا ہے تو دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ رفع عیسیٰؑ کو جسمانی حالت میں نہیں بلکہ روحانی صورت میں مانتے تھے فھو المطلوب۔ یہی رفع عیسیٰؑ کی وہ قرآنی تعبیر ہے جس پر حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی جماعت قائم ہے۔ فالحمد للہ۔

تحریکِ "فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن"
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سب سے پہلی مالی تحریک ہے!

بائیبل کی رو سے عقیدۂ تثلیث اور الوہیّت مسیح پر ایک نظر

(المکرم آغا سیف اللہ خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم خانپور ضلع رحیم یار خاں)

مسیحی کتب میں تثلیث کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ گویا خدائے واحد میں باپ، بیٹا اور روح القدس تین اقنوم ہیں۔ یہ سب غیر مخلوق، غیر محدود اور ازلی ہیں۔ کامل الٰہی صفات سے متصف ہونے کے باوجود یہ تینوں اپنی ذات میں خاص صفات کے بھی مالک ہیں۔ باپ کے ذمہ تخلیق ہے۔ بیٹا بذریعہ کفارہ نجات دیتا ہے اور روح القدس قلبی پاکیزگی بخشتا ہے۔ تاہم یہ تینوں شخصیتیں باہم یکساں و ناقابل تقسیم ہیں۔ ابدی نجات کی بنیاد مروجہ عیسائیت میں تثلیث ہے۔ جس میں یسوع اور روح القدس کی الوہیت پر ایمان شرط ہے (تشریح التثلیث صفحہ ۱۲ مصنفہ پادری ٹامس) پس جو کوئی تثلیثی عقیدہ کا معتقد نہیں وہ عیسائی خیال کے مطابق عذاب ابدی میں پڑے گا (دعائے عمیم صفحہ ۲۴) تاہم اتنا عظیم اور اہم عقیدہ عیسائی مذہب میں "بالائے عقل" مسئلہ ہے اور اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے "(تحقیق الایمان صفحہ ۱۴۳) جس میں خلقت کے استدلال اور عقلی دلائل چل نہیں سکتے" بلکہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ "تثلیث کو سمجھنے والا ابھی پیدا ہوا نہ ہوگا" (قول مارٹن کلارک ہنگ مقدس)

عیسائی پادری اس عقیدہ کو ایک خالص کتابی مسئلہ" بتاتے ہیں۔ جس کی بنیاد کتاب مقدس ہے وہ کہتے ہیں کہ توریت میں تثلیث کنایۃً بیان ہوئی ہے اور اناجیل میں اس کا صراحتاً ذکر ہے مگر بغیر اناجیل توریت کے مطالب تثلیث کو سمجھانا ناممکن ہے۔ مفتاح الاسرار صفحہ ۵۲ مصنفہ پادری فنڈر صاحب)

عہد نامہ قدیم میں اثبات تثلیث کی خاطر اولاً تو پادری صاحبان پیشگوئیوں میں مستعمل استعارہ اور مجازی کلام کی مخصوص تاویل کرتے ہوئے خدا کے تجسم اختیار کرنے کا عقیدہ وضع کرتے ہیں پھر بغیر کسی دلیل کے ان پیشگوئیوں کو یسوع پر چسپاں کیا جاتا ہے بعد ازاں بائیبل میں خدا کے متعلق جو تعظیمی کلمات بصورت جمع مستعمل ہیں ان سے تثلیث کے ثبوت میں غلط تاویلات کی جاتی ہیں۔

یہ تمام منطق پادریوں کی ایجاد ہے اناجیل اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ مسیح علیہ السلام نے قطعاً اپنے آپ کو کتب سابقہ کی ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار نہیں دیا۔ جن پر پادری صاحبان الوہیت مسیح و تثلیث کی بنیاد رکھتے ہیں۔

علماء یہود جنہیں مسیح علیہ السلام موسیٰ کی تعلیم کا وارث قرار دیتے ہیں (لوقا 16/15) اور ان کی تعلیمات میں پیروی کی تلقین کرتے ہیں (متی 23/2) عقیدۂ تثلیث کو صریح کفر قرار دیتے ہیں۔ قائلین تثلیث سے قبل ایک بھی صاحب علم یہودی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو تورات یا کتب سابقہ میں کثرت فی الوحدت کی تعلیم کا قائل ہو۔ بلکہ بقول بشپ بوبرج صاحب۔

"وہ اب تک مثل محمد مسلمانوں کے مقر ہیں کہ خدا اقنوم میں اور ذات میں واحد مطلق ہے"

(بحوالہ الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح)

موجودہ زمانہ میں یونیٹرین فرقہ کا اور طویل زمانہ تک مختلف عیسائی فرقوں کا اہل یہود کے نظریہ توحید سے متفق ہونا اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ عہد نامہ قدیم میں نہ صراحتاً نہ کنایۃً تثلیث کا ذکر ہے بلکہ یہ خالص یونانی مسیحی فلاسفروں کی اختراع ہے احکام عشرہ میں سے پہلا حکم ہی کثرت فی الوحدت کی تردید کرتا ہے "میرے آگے تیرا کوئی دوسرا معبود نہ ہو" "سن! اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خدا ہے۔ (استثناء باب ۶) عہد نامہ قدیم کی رو سے عظمت، غلبہ، کامل اقتدار بے نظیری ایک ہی ازلی ہستی اور اکیلے سچے خدا کو حاصل ہے نہ بقول پولوس کے مسیح یا کسی اور موہوم ہستی کو۔ چنانچہ لکھا ہے اے اسرائیلیوں کے خدا تو نے ہی زمین و آسمان پیدا کئے اور تو اکیلا زمین کی سب سلطنتوں کا خدا ہے (تو سبھوں کا پروردگار ہے 9/6 نحمیاہ) معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں۔ سب قومیں تیرے حضور سجدہ کریں گی۔ (زبور باب ۸۶) نیز دیکھیں یسعیاہ 45/5

عہد نامہ جدید سے الوہیت مسیح و تثلیث کے ثبوت میں زیادہ تر انحصار یہودی النسل یونانی فلسفہ کے مشتاق پولوس رسول کے اقوال پر کیا جاتا ہے۔ مگر اناجیل اربعہ صراحتاً بشریت مسیح اور توحید الٰہی کی تعلیم دیتی ہیں۔ اور بقول مشہور مسیحی عالم ریورنڈ چارلس اینڈرسن اسکاٹ کے پہلی تین انجیلوں میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس سے یہ گمان کیا جا سکتا ہو کہ ان انجیلوں کے لکھنے والے یسوع کو انسان کے سوا کچھ اور بھی تسلیم کرتے تھے۔ ان کی نگاہ میں یسوع ایک ایسا انسان تھا جو خاص طور پر خدا کی روح سے فیضیاب ہوا۔

(حوالہ "انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا زیر عنوان (JESUS CHRIST) مسیحی شاگرد یسوع کو خدا اور ساری امت کے نزدیک کلام اور کلام میں قدرت والا نبی یقین کرتے تھے (لوقا 24/19) پطرس مسیح کو ایک انسان قرار دیتا ہے جو خدا کی طرف سے تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی اقوال کامل وضاحت کرتے ہیں کہ خدائے واحد میں کوئی امتیاز اقانیم نہیں اور واحد خدا صرف باپ ہے نہ بیٹا یا روح القدس۔ اس نے کہا کہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ باپ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا 17/3) پھر مسیح اول بیان فرماتے ہیں۔ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی ہے۔ (مرقس 12/29)

مسیح پرستش اور عبادت کو بھی باپ سے ہی مخصوص کرتے ہیں (یوحنا 4/23) کامل پاکیزگی بھی صفت خدا باپ کو ہی حاصل ہے اور وہ ہی معطی تقدس ہے (متی 19/16 (اعمال 1/15) کامل علم خدائے واحد کو ہی حاصل ہے (متی 24/36) وہ ہی ایک ہستی ہے جس سے دعا مانگنی چاہیئے (متی 6/9) مؤلفین اناجیل عیسائیوں کے اقنوم ثانی (مسیح) اور اقنوم ثالث (روح القدس) کو قطعاً خدا کے برابر قرار نہیں دیتے بلکہ وہ اکیلے سچے خدا باپ کو ہی قادر مطلق عالم الغیب، تمام نوروں کا منبع یقین کرتے ہیں۔ مسیح اپنی ذات[1]، وجود[2]۔ قدرت[3] اور علم میں خدا باپ کا محتاج تھا۔

(1) دیکھیں یوحنا 1/17 (2) یوحنا 57/6 (3) یوحنا 19/5 (4) یوحنا 25/3

توحید الٰہی کا درس دیتے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو کہ تھسلنیکیوں باب ۹ آیت ۴ - ۷ اور سوا ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔ اگرچہ آسمان اور زمین میں بہتیرے خدا کہلاتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں۔ ۔۔

"واحد خدا ایسی کامل قدرت کا مالک اور ہر جگہ موجود ہے۔ ایک خدا جو سب کا باپ سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور ہم سب میں ہے۔ (افسیوں 4/6) رسول اکیلے سچے خدا کی جو تعریف کرتے ہیں وہ دوسرے اقانیم پر صادق نہیں آتی۔ چنانچہ لکھا ہے وہ مبارک اور اکیلا بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا ہے۔ بقا فقط اسکی ہے۔ وہ اس نور میں رہتا ہے۔ جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اس کی قدرت اور عزت ابدی ہے۔ تمتھیس 6/15۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے کبھی نبوت سے بالا کسی مقام کا دعوےٰ نہیں کیا اور اناجیل کی متعدد عبارتیں اس پر شاہد ہیں مثلاً یہ کہ مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو لوقا 13/33) وہ اکثر اپنا ذکر ابن آدم کے نام سے کرتے ہیں اور اپنے کو مطلقاً بیٹے کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک محاورہ بائیبل میں نیک لوگوں کے لئے مستعمل ہے (متی 5/9)

اناجیل بتاتی ہیں کہ یسوع بچپن سے جوانی تک بالکل فطری طور پر جسمانی و ذہنی نشوونما کے مدارج سے گذرا اسے بھوک، تھکاوٹ نیند اور دوسرے لوازمات بشری لاحق تھے۔ اس نے دکھ اٹھایا۔ مسیح و بصیر ہونے سے انکار کیا۔ واقعہ آزمائش میں دعائیں کھوپڑی کے مقام پر شدید اضطراب، علم کی محدودیت محتاج خدا ہونا اور اس کا خدا سے دعائیں کرنا یہ امور یقیناً اسکی کامل بشریت کا اظہار ہیں۔ ۔۔

دعائے مغفرت

میرا بھتیجا عزیزم اعجاز احمد ولد غلام محمد صاحب صوفی۔ ساکن چھوڑ چک ۱۱/۶ ۲۲/۶ کو بوقت شام اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گیا ہے۔ عزیز نیک اور مخلص نوجوان تھا۔ ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ داغ مفارقت دے گیا۔ ۴ سال بیشتر ایک چھوٹا بھائی فوت ہو گیا تھا۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں جگہ دیوے اور ہمیں صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین

محمد مسعود احمد منیجر احمد آباد اسٹیٹ سابق۔ مسعود

مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ اور چٹ نمبر خوشخط لکھا کریں

اس کے جواب میں قائلین تثلیث نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا ہے کہ یسوع کامل خدا بھی تھا اور کامل انسان بھی۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۱۹)
حالانکہ کامل انسانیت اور کامل الوہیت کے مفہوم میں زمین اور آسمان کی وسعتوں سے بھی زیادہ تضاد ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے ہم اُسی شخص مریم کو جو کھانے پینے وغیرہ حاجتوں کے ساتھ ہے اللہ نہیں مانتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں (جنگ مقدس صفحہ ۳) یہ بے سروپا دلائل۔ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ پادری صاحبان کے پاس بشریت مسیح کی نفی کے لئے کوئی دلیل نہیں اور اور یہ کہ الوہیت مسیح کی بنیاد وہ استعارات اور مجازات کلام پر رکھی ہے بیچوبرٹے کلیسا کے عقیدہ کی رو سے مسیح ایک غیر منقسم اقنوم ہے۔ جس کی انسانیت اور الوہیت میں تمیز ناممکن ہے۔ پس یہ قول کہ بعض آیتوں میں اسکی بشریت اور بعض میں اس کی الوہیت بیان و عیاں ہے۔ بالکل مہمل اور بے بنیاد ہے۔ کیا مسیح نے کسی قول میں اپنی دو ذاتوں کا اظہار کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح نے خدا باپ کے مقابل ہمیشہ آپ کو حقیر جانا اور بتکرار تلقین کی کہ سن

"اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک خدا ہے"

تو دریغ کلیسا واضح کرتی ہے کہ مسیح کو گزرے بمشکل سو سال ہوئے تھے کہ مسیحی دنیا نے توحید کا یہ ازلی درس فراموش کرنا شروع کیا۔ مشرک و موحد عیسائیوں کے شدید تصادم کے بعد استحکام سلطنت کے خواہشمند کونسٹنٹائن کی زیر سرپرستی (ATHANASIUS) کے پیشکردہ عقیدہ میں الوہیت مسیح کو تسلیم کر لیا گیا اور بتدریج یونانی فلاسفروں کے ذریعہ عقیدہ تثلیث نے موجودہ شکل اختیار کی اور یوں حیات ابدی کا پیغام ادوار زمانہ کی ظلمتوں میں چھپ گیا۔ یہاں تک کہ سید ولد آدم مثیل موسیٰ، سلیمان کے محمدیم مبشر روح حق برگزیدہ رسول اور موعود اقوام عالم نے ریگستان عرب میں کفر کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں کے وقت بدر الدجیٰ بن کر ظہور فرمایا اور اس پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے از سرنو ایسے انداز میں توحید کو قائم کیا کہ شیطان مایوس ہو گیا۔

* اور تکالیف کے دور ہونے کے لئے دعا فرادیں
(سردار رحمت اللہ محلہ دارالرحمت ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بیدار ہے وہ کام بھی کرتا اور اپنے اس کام کی مرکز میں باقاعدہ رپورٹ بھی بھجواتا ہے۔ تاہم ایک حصہ ایسا بھی ہے جو اپنے کام کی مرکز میں رپورٹ نہیں بھجواتا۔ اس میں شک نہیں کہ مرکزی ہدایات کی روشنی میں تھوڑا بہت کام وہاں بھی ہوتا رہا ہوگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے نزدیک مرکز میں اپنی اس مساعی کی رپورٹ کرنا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ کام کرنا اور پھر اس کی مرکز میں رپورٹ کرنا دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک ماہوار مساعی کی رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ چاہے رپورٹ میں اتنا ہی کیوں نہ لکھنا پڑے "عرصہ زیر رپورٹ میں فلاں وجہ سے کسی کام کی توفیق نہیں ملی"۔ اسلئے ان گزارشات کی روشنی میں ہر مجلس سے امید کرتا ہوں کہ وہ قیادت ایثار کی طرف سے ارسال کردہ سوالنامہ کی روشنی میں ہر ماہ رپورٹ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوگی۔
(قائد ایثار)

...بکا اپریشن پچھلے دنوں ہوا تھا۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ تاہم ابھی کمزوری بہت ہے۔ اس کے ٹانکے غالباً ۳ دنوں تک کھلیں گے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اس کی کامل شفایابی کے لئے اور میری پریشانی...

۲۲ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد (سیالوی) منڈی مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ)

۴ - میری بڑی لڑکی امۃ الوحید کی آنتوں...

درخواستہائے دعا

۱ - میرے والد صاحب میجر محمد یعقوب صاحب جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
محمد افضال اظہر برادر عابد مجید روڈ
راولپنڈی صدر

۲ - میری اہلیہ کو شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ مجھے بھی ضعف دل اور بلڈ پریشر کم ہونے کی تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
سردار بشیر احمد حافظ آباد

۳ - میرے چھوٹے لڑکے طارق سہیل کے گلے اور پھیپھڑے میں نقص پیدا ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ علاوہ ازیں برادرم عبدالواحد صاحب کوئٹہ کے لڑکے محمد اقبال صاحب بھی تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ ۲۵

اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت سے آپ اُسی وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ مسلسل بچت کی عادت ڈالیں اور بچت کے لئے پوسٹ آفس سیونگ بینک سے بہتر اور کونسی جگہ ہو سکتی ہے؟
آپ کی جمع شدہ رقم میں ۳½ فیصد سالانہ کے حساب سے ہر مہینہ منافع جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔ آپ کا حساب آپ کی پاس بک میں ہوگا جس سے رقم جمع کرنے اور نکالنے میں سہولت ہوتی ہے۔
نہ ٹوکن کی ضرورت —— نہ انتظار کی زحمت
آپ صرف دو روپے سے بچت شروع کر سکتے ہیں۔ آج ہی قریبی پوسٹ آفس میں سیونگ اکاؤنٹ کھولیے۔

عام اکاؤنٹ پر ۳½ فیصد سالانہ اور ایک سال، دو سال اور تین سال کے لئے فکسڈ ڈیپازٹ پر علی الترتیب ۴ فیصد، ۴½ فیصد اور ۵ فیصد منافع حاصل کیجئے

پوسٹ آفس
سیونگ بینک

اپنے گھر بار کیلئے
بچت کیجئے
اپنے وطن کیلئے

NATIONAL 567 D

وصایا

ضروری نوٹ:-

۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۷۳:- میں امین اختر زوجہ منیر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا ڈاک خانہ سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ

زیورات مندرجہ ذیل ہیں:-

چوڑیاں ۴ عدد طلائی وزن ۳ تولہ کینٹھا۔ گھمبر انگوٹھیاں ۲ عدد وزن ۴ تولہ۔ کل میزان جملہ زیور ۷ تولہ بحساب -/۱۱۰ روپے کل قیمت مبلغ -/۷۷۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے کوئی اور آمدن نہیں ہے نہ ہی کوئی جیب خرچ ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

الامۃ:- امین اختر کوارٹر نمبر ۴۴ ایم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

گواہ شد:- غلام احمد والد موصیہ

گواہ شد:- منیر احمد صاحب کوارٹر نمبر 4/4 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

مسل نمبر ۱۸۲۷۴:- میں نسیم اختر زوجہ اقبال احمد آفتاب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا ڈاک خانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرا حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ ہے

زیورات مندرجہ ذیل ہیں:-

۱- چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۳ تولہ

۲- کینٹھی گھمبر۔ انگوٹھیاں ۴ تولہ

کل وزن ۷ تولہ بحساب -/۱۱۰ فی تولہ -/۷۷۰

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے کوئی اور آمدن نہیں ہے کوئی جیب خرچ نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

الامۃ:- نسیم اختر بقلم خود کوارٹر نمبر ۲۱۲ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

گواہ شد:- اقبال احمد آفتاب خاوند موصیہ ۲۱۴ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

گواہ شد:- غلام احمد۔ والد موصیہ کوارٹر نمبر ۷۶ ایم اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۸۲۷۵:- میں امۃ الحفیظ شاکر بی ایڈ بنت سردار عبدالحق صاحب شاکر قوم احمدی ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر "ج" ربوہ۔ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ دوصد بیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک

انت السمیع العلیم

الامۃ: امۃ الحفیظ شاکر بی اے بی ٹی۔

محلہ دارالصدر ربوہ

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرمد انسپکٹر وصایا ربوہ

گواہ شد:- سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۷۶:- میں ریاض احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن احمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۲۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت یک صد تیرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد:- ریاض احمد باجوہ ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب باجوہ۔ ٹیچر پرائمری سکول احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

گواہ شد:- میاں محمد اشرف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ احمد آباد اسٹیٹ نبی سر روڈ ۶۶-۴-۲۶

گواہ شد:- محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)

مسل نمبر ۱۸۲۷۷:- میں امۃ الحمید زوجہ بشیر احمد شاہ صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

۱- حق مہر تین ہزار شلنگ بذمہ خاوند

۲- جھمکے ایک تولہ ۷ ماشے۔ نیکلس ایک تولہ ۶ ماشہ۔ بالیاں دو جوڑی ۱۲ ماشے ۲ رتی۔ انگوٹھیاں تین عدد ایک تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی کل قیمت موجودہ بھاؤ سونا چھ سو انیس روپے (۶۱۹-۰۰)

میں اپنی کل جائداد۔ (حق مہر + قیمت زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

ربنا تقبل منا انک

انت السمیع العلیم

الامۃ:- امۃ الحمید

گواہ شد:- بشیر احمد شاہ خاوند موصیہ عیدگاہ روڈ۔ راولپنڈی

گواہ شد:- بشیر احمد بھٹی 8/116 احمد کمرشل کالج راولپنڈی

درخواست دعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد بعارضہ ٹائیفائڈ ۱۶ دن تک بیمار رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ بخار تو اتر گیا ہے لیکن مونہہ سے خون آنا بند نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ عاجلہ بخشے آمین (محمد نواز مومن)

اگر آپ موجودہ دور کے عملی تقاضوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خانہ کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی وجہ؟

یہ وہ مقدس مقام ہے جو انسان کو غیر معمولی طور پر خدا کی طرف متوجہ کر دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بیت اللہ کو قبلۂ عالم مقرر کرنے کی ایک اور بڑی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مکہ والوں میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرمائے جو دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب ہو۔ اس کے ہاتھ پر آیات الٰہیہ کا ظہور ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کامل شریعت عطا ہو وہ شریعت کے اسرار اور غوامض کو بیان کرنے والا ہو اور تزکیۂ نفوس اس کا کام ہو۔ یہ دعا اس امر کا تقاضا کرتی تھی کہ آنے والا عظیم الشان نبی اور اس کے متبع بیت اللہ سے تعلق رکھنے والے ہوں تاکہ جب بھی وہ اس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کریں انہیں وہ ابراہیمی دعا یاد آجائے جو انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے کی تھی اور جب ایک انسان اللہ اکبر کہہ کر نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور بیت اللہ کی طرف اس کا مونہہ ہوتا ہے تو معاً اس کا ذہن اس دعا کی طرف پھر جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں میرا کام بھی یہی ہے کہ میں لوگوں کو آیات الٰہیہ کی طرف توجہ دلاؤں۔ انہیں کتاب اللہ کا علم سکھاؤں۔ احکام الٰہیہ کی حکمت ان پر روشن کروں اور انہیں پاکیزہ اور مطہر بنانے کی کوشش کروں۔ یہ عظیم الشان مقصد لنڈن یا نیویارک کی طرف منہ کرنے سے کسی کی آنکھوں کے سامنے نہیں آسکتا۔ نہ پیرس کی طرف منہ کرنے سے انسانی قلب میں یہ ولولہ پیدا ہو سکتا ہے اس طرف مونہہ کرنے سے تو ناچنے اور گانے کا ہی خیال آئے گا عبادت اور زہد اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا کبھی خیال نہیں آئے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ عرب میں ہے امریکہ میں نہیں یا مکہ میں ہے اور افریقہ میں نہیں لیکن بعض چیزیں اپنے اندر ایسے محرکات رکھتی ہیں جو انسان کو غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیتی ہیں اسی لئے خانہ کعبہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ ورنہ خدا تعالیٰ ہر قسم کے تجسم سے بالا ہے اور اس کے قرب کے دروازے دنیا کے ہر انسان کے لئے کھلے ہیں"

تفسیر سورۃ البقرہ
صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵

موسم برسات اور شجر کاری

عنقریب موسم برسات شروع ہونے والا ہے نئے پودے لگانے کے لئے یہ ایام بڑے ہی موزوں ہوتے ہیں۔ لہٰذا امید ہے مجالس انصار اللہ اس سال بھی زیادہ سے زیادہ سایہ اور پھلدار پودے لگانے کی طرف توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں گی اور ابھی سے پروگرام بنا کر اس کے لئے تیاری شروع کر دیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ نقدی

ایک غیر از جماعت دوست کا اڑھائی صد روپے ٹیوب ویل گرلز ہائی سکول اور تحریک جدید کے دفاتر کے درمیان کہیں گم ہو گئے ہیں یہ رقم جس صاحب کو ملی ہو بنیجر صاحب دواخانہ خدمت خلق کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

سید بشیر احمد شاہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۵ جون۔ وزیر قانون ایس ایم ظفر نے کل پھر قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مقصد پاکستانی عوام کی قومی امنگوں کو پورا کرنا ہے انہوں نے کہا کہ جموں اور کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کو برقرار رکھا جائے گا۔ وزیر قانون نے جو وزارت خارجہ سے متعلق مطالبات زر سے متعلق کٹوتی کی تحریک پر بحث کا جواب دے رہے تھے کہا کہ اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جموں و کشمیر کے تنازعہ ہی کی وجہ سے بھارت نے ستمبر میں پاکستان پر حملہ کیا تھا۔

مسٹر ظفر نے ایوان کو یقین دلایا کہ حکومت پاکستان آزاد خارجہ پالیسی پر گامزن ہے اور اس پالیسی کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔

پشاور ۲۵ جون۔ پاکستان کے سینئر فوجی افسروں پر مشتمل ایک خیرسگالی وفد کل ماسکو روانہ ہو رہا ہے سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ وفد روس کے فوجی حکام سے روابط قائم کرے گا وفد کی قیادت فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خان کر رہے ہیں اور اس میں بری بحری اور فضائی فوج کے سینئر افسر شامل ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستان کا ایک فوجی وفد روس کا دورہ کرے گا۔

نئی دہلی ۲۵ جون۔ بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین آئندہ ماہ افغانستان کا دورہ کریں گے۔ اس دورہ کی دعوت شاہ افغانستان نے دی ہے۔

نیویارک ۲۵ جون:۔ یہودیوں کو سعودی عرب کا دشمن قرار دینے پر نیویارک کے گورنر اور میئر نے شاہ فیصل کے اعزاز میں دی جانے والی دعوت استقبالیہ منسوخ کر دی ہے اور نیویارک کے یہودیوں نے شاہ کا استقبال بھی نہیں کیا شاہ نے واشنگٹن کی ایک تقریب میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا بدقسمتی سے اسرائیل سے باہر رہنے والے یہودی اسرائیل کو امداد دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے دشمنوں کو امداد دینے والوں کو بھی اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

لاہور ۲۵ جون:۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کو چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ برطانیہ نے پاکستان کو تیسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کے لئے ۴۰ لاکھ سٹرلنگ پونڈ کا بلاسود قرضہ دینے کی پیش کش کی ہے برطانوی وزیر امور غیر ملکی ترقیات مسٹر انتھنی گرین ووڈ نے کل دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی جانب سے اس پیشکش کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا یہ پیش کش اس ۴۰ لاکھ پونڈ بلاسود قرضہ کے علاوہ ہے جس کی برطانیہ نے پچھلے سال نومبر میں منظوری دی تھی۔

مسٹر گرین ووڈ نے بتایا کہ نئی پیش کش تیسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے ہے اور اس کے بارے میں دونوں حکومتوں کے درمیان ابھی معاہدہ ہونا باقی ہے یہ قرضہ ۲۵ سال میں واجب الادا ہو گا اور اس میں ادائیگی سات سال کے بعد شروع ہو گی۔

واشنگٹن ۲۵ جون۔ امریکہ نے پاکستان کو خوراک برائے امن پروگرام کے تحت ۴۳ لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر کی مالیت کی گندم کی خریداری کے لئے اجازت نامہ جاری کر دیا ہے۔ اس اجازت نامہ کے تحت تقریباً ۵۵ ہزار ٹن گندم خریدی جائے گی۔ یہ اجازت نامہ گزشتہ مئی میں پی ایل ۴۸۰ کے تحت جاری کیا گیا ہے

کراچی ۲۵ جون۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آج بذریعہ چلتن میل لاڑکانہ سے کراچی پہنچ گئے۔ کراچی چھاؤنی کے ریلوے اسٹیشن پر ان کا استقبال کرنے والوں کی بھاری تعداد موجود تھی پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق مسٹر بھٹو نے جن کی آنکھیں شدت جذبات سے بھر آئی تھیں کہا کہ وہ بہت مختصر عرصے کے لئے ملک سے باہر جا رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴